سوال

(154) شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس حدیث کے بارے میں کہ اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی؟

بحوالہ :

’عَن اَبِی ہُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ : رَجُلٌ یُّصَلِّی مُسبِلًا اِزَارَہٗ ۔ اِذقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذہَب فَتَوَضَّأ‘ (اَبی داوٗد : ۱۰۰/۱، کتاب الصلوٰۃ باب الاِسبال)

(نوٹ) اگر امام کی بھی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو کیا مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چادر، شلوار اور قمیص وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بلاشبہ شدید ترین جرائم میں سے ہے۔ تاہم اس سے نماز قطع نہیں ہوتی۔ فقہائے اور محدثین عظام نے کتبِ حدیث کے تراجم و ابواب میں اس کو نواقضِ وضو سے شمار نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں ایک نوجوان کو تہ بند لٹکائے دیکھا تو واپس بلا کر فرمایا : اسے اوپر کر! ’فَاِنَّہٗ اَنقٰی لِثَوبِکَ وَاَتقٰی لِرَبِّکَ ۔‘ صحیح البخاری، کتاب المناقب، بَابُ قِصَّةِ البَیعَةِ، وَالاِتِّفَاقِ ... الخ، رقم : ۳۷۰۰ مع فتح الباری ۶۰/۷

’’اس میں کپڑے کی خوب طہارت وصفائی ہے اور رب کے ہاں تقویٰ اور پرہیز گاری کا باعث ہے۔‘‘

اسی طرح بعض صحیح روایات میں ہے : ’مَا اَسفَلَ مِنَ الکَعبَینِ فَھُوَفِی النَّارِ ۔‘ صحیح البخاری، بَابُ مَا أَسفَلَ مِنَ الکَعبَینِ فَھُوَفِی النَّارِ، رقم : ۵۷۸۷

’کپڑے کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے لٹک رہا ہے وہ آگ میں ہے۔‘‘

اس بارے میں جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر ڈھلکنے کا ذکر کیا تو فرمایا :

’اِنَّکَ لَستَ مِمَّن یَفعَلُہٗ خُیَلَاء ‘ (بخاری بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس : ۳۷۶/۲) صحیح البخاری، بَابُ مَن جَرَّ اِزَارَہٗ مِن غَیرِ خُیَلَاء، رقم : ۵۷۸۴، سنن النسائی، اِسبَالُ الاِزَارِ، رقم : ۵۳۳۵

یعنی ''تو ان لوگوں میں سے نہیں جو فعل ہذا کو تکبر سے کرتے ہیں۔ ''

رسول اکرم ﷺ اس وقت فرما سکتے تھے کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹک رہا ہو تو نماز نہیں ہوتی، وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا تیرے لئے بھی کپڑا اُوپر رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بجائے فرمایا :

'اِنَّکَ لَستَ مِمَّن یَفعَلُہٗ خُیَلَاءَ'

اس سے معلوم ہوا کپڑے کا ٹخنے سے نیچے ہونا ناقضِ وضو نہیں۔ اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے :

'تَاخِیرُ البَیَانِ عَن وَقتِ الحَاجَۃِ لَا یَجُوز'

اور ''طبرانی'' میں روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے کپڑا نیچے لٹکایا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کا کپڑا لپیٹ دیا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم : ۳۵۳، عون المعبود : ۱/۲۴۳) اور سوال میں مذکور حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ابو جعفر ہے۔ اس کے بارے میں حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'فِی إِسنَادِہٖ أَبُو جعفر، وَہُوَ رَجلٌ مِن أَہلِ المَدِینَۃِ لَا یُعرَفُ اِسمُہٗ' مختصر سنن اَبی داوٗد : ۱/۳۲۴

یعنی ''اس حدیث کی سند میں اہلِ مدینہ سے ایک آدمی ابو جعفر ہے اس کا نام غیر معروف ہے۔ ''

اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'وَفِی إِسنَادِہٖ أَبُو جَعفَرٍ، وَہُوَ رَجُلٌ مِن أَہلِ المَدِینَۃِ لَا یعرف اسمہ' نیل الأوطار ۳/۱۱۸

اور علّامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'وَإِسنَادُہٗ ضَعِیفٌ فِیہِ أَبُو جعفَر، وَعَنہُ یَحیٰی بنُ أَبِی کَثِیرٍ، وَہُوَ الأَنصَارِیُّ، اَلمَدَنِیُّ، المُؤَذِّن، وَہُوَ مَجھُولٌ، کَمَا قَالَ ابنُ القَطَّان : وَفِی 'التَّقرِیب' إِنَّہٗ لَیِّنُ الحَدِیثِ۔ قُلتُ : فَمَن صَحَّحَ إِسنَادَ ہٰذَا الحَدِیث فَقَد وَہِمَ' مشکوٰۃ، ج : ۱، ص : ۲۳۸

یعنی ''اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس میں راوی ابو جعفر ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ بن اَبی کثیر ہے۔ اَبو جعفر انصاری، مدنی، موذن ہے، اور وہ مجہول ہے، جس طرح کہ ابن القطان نے کہا ہے۔ اور ''تقریب'' میں ہے کہ اس کی حدیث کمزور ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں : میں کہتا ہوں پس جس نے حدیث ہذا کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ ''

واضح رہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابو جعفر کے لیے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یوں ہیں :

'أَبُو جعفَرٍ، المُؤَذِّنُ' الأَنصَارِیُّ، المَدَنِیُّ، مَقبُولٌ، مِنَ الثَّالِثَۃِ وَمَن زَعَمَ أَنَّہٗ مُحَمَّدُ بنُ عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ، فَقَد وَہِمَ۔ '

معلوم نہیں علامہ موصوف نے ''لین الحدیث'' کی نسبت تقریب کی طرف کیسے کر دی ہے جب کہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، بلکہ لفظ مقبول ہے۔ جس سے حافظ صاحب کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ راوی متابعت کی صورت میں مقبول ہے۔ ملاحظہ ہو! ''مقدمۃ التقریب'' جب کہ محل بحث مقام پر متابعت مفقود ہے۔ لہٰذا ''ابو جعفر'' راوی ضعیف ٹھہرا۔ اس نظریہ کے برخلاف اس حدیث کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

رَوَاہُ أَبُودَاوُدُبِإِسنَادٍ صَحِیحٍ عَلَی شَرطِ مُسلِمٍ' رياض الصالحين، باب صفة طول القميص والكم والأزار

اس حدیث کوابوداؤدنے بسند صحیح ذکرکیاہے جو مسلم کی شرط پرہے۔

لیکن امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ محلِ نظر اور بلا دلیل ہے، جب کہ ابوجعفر راوی کی حقیقت منکشف ہو چکی، جس پر اس حدیث کا دارومدار ہے۔

جب دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ چادر وغیرہ کا ٹخنوں سے لٹکنا ناقض وضو نہیں ہے اور نماز ہو جاتی ہے تو امام کی چادر وغیرہ ٹخنوں سے نیچے آنے کی بناء پر مقتدیوں کی نماز میں فرق نہیں آئے گا۔ البتہ امام صاحب کو بطریقِ احسن سمجھانا چاہیے تاکہ آئندہ فعلِ شنیع (برے فعل) کے ارتکاب سے باز رہ کر اپنے کو 'اِجعَلُوا أَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم' (سنن الدار قطنی، بَابُ تَخفِیفِ القِرَاءَۃِ لِحَاجَۃٍ، رقم: ۱۸۸۱) کا صحیح نمونہ ثابت کر سکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ:165

محدث فتویٰ